ایگریکلچر فارمنگ کی ضرورت واہمیت، شرعی احکام اور دعوتِ اسلامی کے "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے ایگریکلچر سیکٹر کا تعارف اور ان کے کام کے طریقۂ کار پر مشتمل اہم تحریر

ایگریکلچر فارمنگ

کے فضائل و مسائل

(صفحات:32)

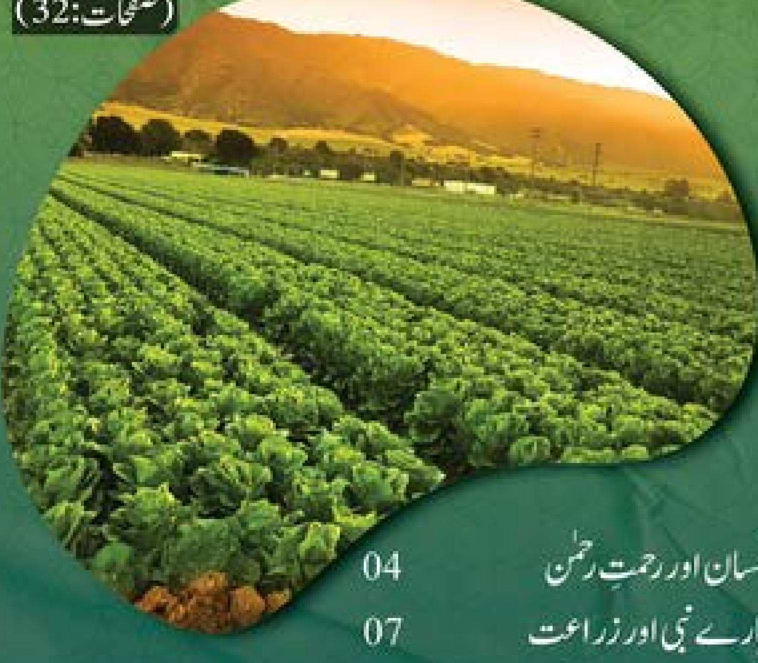

- کسان اور رحمتِ رحمٰن 04
- پیارے نبی اور زراعت 07
- کھیتی باڑی اور دِین کی خدمت 10
- کھیتی باڑی کے متعلق سوال جواب 17

رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا
رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(المستطرف، 1/ 40، دار الفکر بیروت)

نام کتاب	:	ایگریکلچر فارمنگ کے فضائل و مسائل
مؤلف	:	ابو اروٰی محمد ذیشان عطاری مدنی
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)
پہلی بار	:	شوال المکرم 1447ھ، مارچ 2026ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

فہرست

ایگر یکلچر فارمنگ کے فضائل و مسائل	1	ڈیپارٹمنٹ	12
درود شریف کی فضیلت	1	(1) دینی کام	13
رِزْق میں مشقّت کا راز	1	(2)...مدرسۃ المدینہ بالغان:	13
زراعت اور زندگی	2	(3)...تربیتی حلقے	13
زَراعَت کی ضرورت و اہمیت	3	کاشتکاروں کو نیکی کی دعوت	14
کسان اور رحمتِ رحمٰن	4	(4)...عاشقانِ رسول کے سُنّتوں بھرے اجتماعات	14
زراعت کے فضائل پر 6 فرامین مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	6	(5)...ٹریننگ سیشنز (Training Sessions):	15
پیارے نبی اور زراعت	7	(6)...شارٹ کورسز (Short Courses)	15
قوم عرب اور کھیتی باڑی	7	(7)...قافلے	15
زمینوں کو آباد کرنے کا حکم	8	راہِ خدا میں سفر کی فضیلت	16
عہد فاروقی میں آبپاشی کا نظام	8	(8)...شرعی رہنمائی	16
صحابۂ کرام اور زراعت	9	شرعی رہنمائی لینے کی فضیلت	17
کھیتی باڑی اور دِین کی خدمت	10	کھیتی باڑی کے متعلق سوال جواب	17
زراعت اور ہم...!	11	زراعت میں پائی جانے والی شرعی خرابیاں	25
دعوتِ اسلامی اور رابطہ برائے ایگر یکلچر اینڈ لائیو سٹاک		فہرست	33

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایگریکلچر فارمنگ کے فضائل ومسائل

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک بار صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے حضور خاتَمُ المُرسلین، سیِّدُ العالَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآنِ کریم کی اس آیت: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ﴾ کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ”یہ ایک غیبی علم ہے اگر آپ مجھ سے نہ پوچھتے تو میں کبھی بھی نہ بتاتا۔ اللہ پاک نے میرے لیے 2 فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے، جب بھی کسی مسلمان کے پاس میرا ذِکر ہوتا ہے اور وہ مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ”اللہ پاک تیری مغفرت فرمائے“ اور اللہ پاک اور اُس کے دِیگر فرشتے اُن کے جواب میں آمین کہتے ہیں، اور جس شخص کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے تو یہ دونوں فرشتے اُسے کہتے ہیں کہ اللہ پاک تیری مغفرت نہ فرمائے تو اللہ پاک اور اُس کے دیگر فرشتے اُن کے جواب میں کہتے ہیں: آمین۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

رِزْق میں مَشقّت کا راز

مَنقُول ہے کہ حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام جب جنّت سے زمین پر تشریف لائے تو حضرتِ جبریل علیہ السّلام جنّت سے اَناج کے چند دانے لے کر آپ کے پاس آئے اور کہا: اے آدم! اِن کی کاشت کیجئے، چنانچہ آپ علیہ السّلام نے اُن دانوں کو زمین میں بویا، اُن کی کاشت

(1)... مُعجم کبیر، 2/218، حدیث: 2687

کی۔ جب فصل تیار ہو گئی تو اُس کو کاٹا، اُس میں سے دانے نِکالے، اُنہیں صاف کر کے پِیسا اور آٹا گوندھ کر اُس کی روٹی پکائی پھر اِس مَشقّت کے بعد روٹی کھانے کے لئے بیٹھے تو روٹی آپ کے ہاتھ سے پھِسل کر پہاڑ سے نیچے گر گئی۔ حضرت آدم علیہ السّلام اُس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ تھک گئے اور آپ کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہو گیا۔ آپ سے کہا گیا: اے آدم! اب آپ کو اور آپ کے بعد آپ کی اَولاد کو اِسی طرح مَشقّت اور تھکاوٹ سے رِزْق حاصل ہو گا، جب تک وہ دنیا میں رہیں گے، ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی طرف سُرخ رنگ کا بیل اُتارا گیا، آپ علیہ السّلام اُس کے ذریعے ہَل چلاتے اور اپنی پَیشانی سے پسینہ پُونچھتے تھے۔[1]

زراعت اور زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! زَراعَت (یعنی ایگریکلچر فارمنگ) کا مطلب "کھیتی باڑی کرنا" ہے، اور اس سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے زمین میں کھیتی کر کے انسانی زندگی کو بچانے کے لئے ضروری لوازمات (سبزیاں، اناج اور پھل وغیرہ) کو حاصِل کیا جاتا ہے۔[2]

اللہ پاک کی بہت ساری مخلوقات اور تمام کے تمام انسان کسی نہ کسی طرح زراعت سے جُڑے ہوئے ہیں، کچھ کاشتکاری کرنے کی صورت میں، کچھ اَناج کی دیکھ بھال، مَنڈیوں تک لانے اور لے جانے، خرید و فروخت کرنے، یا کم ازکم اَناج استعمال کرنے کی صورت میں کھیتی باڑی سے منسلک ہیں۔ اللہ پاک جانوروں، چرند پرند، حشرات (کیڑے مکوڑوں) اور کئی طرح کی مخلوقات کو اِسی ذریعے سے رزق عطا فرما رہا ہے۔

---

(1)... تفسیر قرطبی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:116، 6/116، دارالفکر
(2)...اردو لغت، 11/88، اردو لغت بورڈ کراچی

زَراعَت کی ضرورت واہمیت

انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے بنیادی طور پر خوراک، لباس اور رہائش کی ضرورت ہوتی ہے اور اِن تینوں کا تعلق بِالواسطہ یا بِلاواسطہ (Direct or Indirect) زراعت سے ہے۔ زراعت کا شعبہ کسی بھی ملک کی مُعاشی ترقی، خُوشحالی، عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے اور ملک کی مجموعی پیداوار کو بڑھانے میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارا وطنِ عزیز "پاکستان" بھی ایک زرعی ملک ہے، جس کی ملکی افرادی قوت کی اکثریت زراعت سے منسلک ہے۔ معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی (Backbone) کی حَیثِیّت رکھتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جی ڈی پی (ملکی مجموعی پیداوار) میں 2022ء میں زراعت کا حصہ تقریباً 20 فیصد تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے زراعت کے شعبے کو نظر انداز کیا وہ ترقی نہ کرسکیں، بلکہ وہ دِن بَدِن بدحالی، بھوک اور بدامنی کا شکار رہیں، چنانچہ شاہ وَلیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلَوی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "حُجَّۃُ اللہِ البَالِغۃ" میں لکھتے ہیں، اگر کسی شہر کے اکثر لوگ صنعت اور ملکی سیاست میں مشغول ہو جائیں اور بہت کم لوگ مویشی چَرانے اور زراعت یعنی کھیتی باڑی سے منسلک ہوں تو دنیا میں اُن کی حالت خراب ہو جائے گی۔[1] بلکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زمین والے کو یہ حکم فرمایا کہ وہ خود کاشت کرے یا کسی مسلمان کو دے تاکہ وہ اِس میں کاشت کرلے، چنانچہ حضرتِ جابِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو وہ اُس میں خود کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو عاریۃً (اُدھار) دے دے تاکہ وہ اِس میں کاشت کرے۔[2] لہٰذا اگر شریعت کے اُصولوں کے مطابق جائز و حلال طریقے

(1)...حجۃُ اللہ البالغہ، باب من ابواب ابتغاء الرزق، 2/192، دارالکتب العلمیہ

(2)...بخاری، کتاب المزارعۃ، باب ماکان اصحاب النبی...الخ، ص604، حدیث:2341، دارالمعرفہ بیروت

www.dawateislami.net

سے زراعت کے پیشے کو اختیار کیا جائے تو دیگر دنیاوی پیشوں میں سب سے اہم، نفع بخش، بابرکت اور باعثِ اَجر وثواب زراعت کا پیشہ ہے کیونکہ انسانی زندگی کی بَقا اِس سے وابستہ ہے۔

کسان اور رحمتِ رحمٰن

پیارے اسلامی بھائیو! بنیادی طور پر کھیتی باڑی کے دو حصے ہیں، ایک حصہ ہَل چلانے، زمین تیار کرنے، بیج ڈالنے، کھیت کو پانی سے سَیراب کرنے اور کھاد اَسپرے وغیرہ دینے پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ زمین میں دبے ہوئے بیج سے ننھی ننھی کونپلیں نِکالنے، اِن کمزور کونپلوں کو بیلوں، پودوں اور درختوں وغیرہ میں تبدیل کرکے اِنہیں مختلف قسم کے پھول، پھل اور اَناج وغیرہ سے بھَرنے اور اِن میں طرح طرح کے ذائقے ڈالنے پر مشتمل ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر کھیتی باڑی کرنے والا انسان صرف پہلے حصے کی حد تک کام کرتا ہے اور پھر اُس کی محنت کو پھل لگانے والی ذات خَیرُ الرَّازِقِین، اللہ رَبُّ العَالَمِین کی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ (پ27،الواقعۃ:63،64)	ترجَمۂ کنزالعرفان: تو بھلا بتاؤ تو کہ تم جو بوتے ہو۔ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں؟

تفسیرِ کبیر میں اِمام فَخرُ الدِّین رَازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حَرْث اور زَرْع میں فرق یہ ہے کہ حَرْث زراعت کے ابتدائی حصے ہل چلانے، بیج ڈالنے اور پانی وغیرہ دینے کو کہتے ہیں اور بیج سے کونپلیں اور شاخیں نکالنا اور بالیوں کو دانوں سے بھرنا زَرْع ہے اور اِس میں کسی ایک کو بھی شک نہیں کہ بالیوں کو دانوں سے بھرنا انسان کا کام نہیں، انسان کا کام بیج ڈالنے اور پانی دینے کے سوا کچھ نہیں۔[1] یوں دیکھا جائے تو کسان کس قدر ربّ کی رحمت کے قریب ہے

(1)... تفسیر کبیر، پ27، الواقعۃ، تحت الآیۃ: 63، 64، 10/ 420، دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

کہ فصل بونے سے فصل تیار ہو جانے تک اللہ پاک کی قدرت اور اُس کی رحمت کسان کے ہر ہر کام میں شاملِ حال ہوتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ایک دوسرے مقام پر اللہ پاک نے انسان کو زراعت کے ذریعے اپنی عظیم قدرت اور اِنعامات میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہوئے اپنی رحمت و قدرت اور کارِیگری کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ (پ14، النحل:10-11)	ترجمۂ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا، اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اُگتے) ہیں جن سے تم (جانور) چراتے ہو۔ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زَیتُون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے۔

تفسیرِ خازن میں ہے: اس آیت میں چار اَجناس کا صراحت کے ساتھ ذِکر فرمایا (1) کھیتی: اِس سے مراد وہ دانہ ہے جس سے غِذا حاصل کی جاتی ہے جیسے گندم، جَو اور اِن جیسی دوسری چیزیں۔ (2) زَیتون (3) کھجور اور (4) انگور۔ اور تمام پھلوں کا اِجمالی (مختصر) طور پر ذِکر کر دیا تاکہ لوگ اللہ پاک کی عظیم قُدرت اور مخلوق پر اُس کے اِنعامات سے آگاہ ہوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے ایسی نعمتیں پیدا فرمائیں۔ آیئے! کھیتی باڑی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کرتے ہیں:

(1)... تفسیر خازن، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 10، 3/69 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ

زراعت کے فضائل پر 6 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1)...تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل زراعت کرنا اور بکریاں رکھنا ہے۔ یہ اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کا عمل ہے اور زراعت کرنے والے کو جو مصیبت کام کرنے کے دوران پہنچتی ہے یہاں تک کہ جب اُس میں سے پرندہ کھائے اور اُس کی کھیتی باڑی میں چیونٹیاں چلنے لگیں تو اِس پر بھی اُسے ثواب ملتا ہے۔[1]

(2)...سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان فصل بوئے پھر اُس میں سے جو پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ شُمار ہو گا۔[2]

(3)...رزق کو زمین کی پِنہائیوں (گہرائیوں) میں تلاش کرو۔[3]

(4)...جو شخص اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے اور حُصُولِ ثواب کی نیّت سے بَنْجَر زمین کو آباد کرے گا، اللہ پاک اُس کی مدد فرمائے گا اور اُس میں برکت عطا فرمائے گا۔[4]

(5)...اللہ پاک نے جب (انسان کی) روزی کو پیدا فرمایا تو اِس روزی کو زراعت اور بکریوں میں رکھا۔[5]

(6)...کھیتی باڑی کرو کیونکہ کھیتی باڑی کرنا بابرکت پیشہ ہے۔[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب الضیاع، 7/469، حدیث:300، المکتبۃ العصریہ

(2)...بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس اذا اکل منہ، ص599، حدیث:2320

(3)...جامع صغیر، 1/72، حدیث:1109، دارالکتب العلمیہ

(4)...معجم اوسط، 3/393، حدیث:4918، دارالفکر

(5)...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب الضیاع، 7/469، حدیث:297

(6)...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب الضیاع، 7/469، حدیث:299

پیارے نبی اور زراعت

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہاں زراعت کے فضائل بیان فرمائے وہیں زراعت میں عملی طور پر حصہ بھی لیا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو زراعت کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ سکھاتے بھی رہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے "وادیِ جُرُف" میں زراعت فرمائی ہے[1] اور حضرت رافع بن خُدَیج رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: آپ علیہ السّلام نے مجھے بُلا کر پوچھا: تم اپنے کھیتوں میں کس طرح کام کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہم اپنی زمین کا چوتھا حصہ اُجرت پر دیتے ہیں اور اُس کے ساتھ چند صاع کھجور اور جَو بھی دیتے ہیں تو آپ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: تم اِس طرح نہ کرو، تم اُس میں خود کاشت کرو یا دوسروں سے کرواؤ یا پھر اپنی زمین کو اپنے پاس رکھو۔ حضرت رَافع نے کہا: میں نے آپ علیہ السّلام کا ارشاد سُنا اور تسلیم کر لیا۔[2]

قومِ عرب اور کھیتی باڑی

پیارے اسلامی بھائیو! جُغرافیائی حَیثیت سے دیکھا جائے تو عرب قوم ایک جَنگجُو، سخت جان اور پتھریلی زمین پر رہنے والی قوم تھی، اُن میں کھیتی باڑی نہ ہونے کے برابر تھی، ملک کا زیادہ تر عِلاقہ ریتیلا یا پتھرِیلا تھا، جس میں کچھ حصے سرسبز و شاداب تھے۔ نَخلِستانوں میں گھاس اور چارہ ہوتا تھا، جو عرب بھیڑ بکریاں یا اونٹ وغیرہ پالتے تھے وہ اِنہی نَخلِستانوں سے چارہ حاصل کرتے تھے۔ عربوں کو زراعت سے دلچسپی اس وقت ہوئی جب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے عہدِ خلافت میں عِراق، مِصر اور

(1)... مبسوط، کتاب الکسب، 30/288، کوئٹہ

(2)... بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب ما کان من اصحاب النبی... الخ، ص604، حدیث: 2339

شام کی وسیع وعریض زمین عرب مسلمانوں کے پاس آئی! آپ رضی اللہُ عنہ ایک بہترین حاکم تھے، ریاست کے تمام معاملات کی طرف آپ رضی اللہُ عنہ کی توجہ برابر ہوتی تھی، آپ نے ریاست میں مختلف تعمیرات کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی خصوصی توجہ دی کہ ریاست کے لیے ایک زرعی نِظام قائم کیا جائے تاکہ مسلمان روزمرّہ کی ضروریاتِ زندگی کی اَشیا میں بھی دوسروں کے محتاج نہ ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہ نے اِس نظام کے حوالے سے مختلف کوششیں کیں، جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

زمینوں کو آباد کرنے کا حکم

آپ رضی اللہُ عنہ نے زراعت کے حوالے سے سب سے پہلے یہ حکم جاری فرمایا کہ ہر علاقے میں جہاں جہاں ویران زمین پڑی ہوئی ہے، جو بھی شخص اِس کو آباد کرے گا وہ زمین اُسی کی مِلک ہو جائے گی۔[1] البتہ اس بات کا خیال رہے کہ اگر کسی نے ایک مخصوص زمین پر آبادکاری کے حوالے سے قبضہ کیا اور تین سال کے اندر اندر اُسے آباد نہ کرسکا تو زمین اس کے قبضے سے نکل جائے گی۔ آپ رضی اللہُ عنہ کے اِس حکم کے نتیجے میں مختلف شہروں کی مختلف زمینوں کی آبادکاری میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔[2]

عہدِ فاروقی میں آبپاشی کا نظام

پیارے اسلامی بھائیو! زمین کو آباد کرنے کے لیے پانی اِنتہائی ضروری ہے کہ اِس کے بغیر آبپاشی (کھیتوں کو پانی دینے) کا نظام ناممکن ہے، چونکہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے لوگوں کو زمینیں اَلاٹ (Allot) کی تھیں تو پھر بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے لیے

(1)...بخاری، کتاب الحرث...الخ، باب من احیا ارضا مواتا، ص603، حدیث:2335

(2)...کتاب الخراج، باب فی اموات الأرض..الخ، ص121، حدیث:161

آپ نے باقاعدہ آبپاشی کا نظام بھی بنوایا چنانچہ؛

اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے عہدِ خلافت میں کچھ ایسے علاقے بھی فتح ہوئے تھے جن میں پانی کی شدید قِلّت تھی، اُن علاقوں کے مکینوں کو گھریلو استعمال کے لیے دُور دَراز سے پانی لانا پڑتا تھا، نیز زمینوں کو آباد کرنے کے لیے بھی پانی کی سخت حاجت پڑتی تھی یقیناً زراعت پانی کی محتاج ہے، لہٰذا آپ رضی اللہُ عنہ نے اپنے گورنروں کو مختلف شہروں میں دریا سے اِس مخصوص علاقے تک نہریں کھودنے کا حکم دیا۔ آپ کے عَہْد میں کئی ایسی نہریں کھودی گئیں جن سے موجودہ عِلاقے اور آس پاس کے علاقوں میں بھی خوشحالی آگئی، آبپاشی سے متعلق آپ کا یہ کام آپ کی فراست اور بہترین حکمتِ عملی پر دلالت کرتا ہے نیز اس سے عَہدِ فاروقی کے آبپاشی کے نظام کی بہترین عکاسی بھی ہوتی ہے۔[1]

صحابۂ کرام اور زراعت

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام اور ہمارے بزرگانِ دین بھی کھیتی باڑی کرتے رہے مگر اِن کے پیشِ نظر ایک اُصول واضح تھا کہ جس طریقے سے اسلام منع کر دے وہ ہرگز اختیار نہ کیا جائے جیسا کہ حضرت رَافِع بن خُدَیج رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے شریف میں سب سے زیادہ زرعی زمین ہماری تھی، ہم اُسے بَٹائی پر دیا کرتے تھے کہ پیداوار کا ایک حصہ مالک کا ہوگا اور ایک حصہ کھیتی باڑی کرنے والے کا، کبھی مالک کے حصے پر آفت آجاتی اور کھیتی باڑی کرنے والے کا حصہ سلامت رہتا اور کبھی اِس کے برعکس ہوجاتا لہٰذا اِس سے ہمیں منع فرمادیا گیا۔[2] اِسی طرح حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ مدینہ منورہ میں زمین مُزارعت

(1)...فیضان فاروق اعظم، 2/809

(2)...بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، ص600، حدیث: 2327

پر دیا کرتے تھے۔[1] مدینہ شریف میں اَنصار صحابہ میں سے حضرت ابو طلحہ انصاری کے پاس سب سے زیادہ باغ تھے۔[2] حضرت عبد اللہ ابن عمر[3]، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہم[4] اور اِن کے علاوہ دیگر کئی صحابہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

کھیتی باڑی اور دِین کی خدمت

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین جہاں اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے کھیتی باڑی کرتے وہیں اُمّتِ مُسلمہ کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے خدمتِ دین میں بھی مصروف رہتے، نیکی کی دعوت دیتے، قرآنِ کریم کی تعلیم دیتے اور لوگوں کو اللہ پاک کی بارگاہ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ آیئے! چند بزرگانِ دِین کا ذِکر ملاحظہ کرتے ہیں:

(1)...حدیث پاک کی مشہور کتاب "صحیح بخاری شریف" کے مُؤَلِف اِمام اَبو عبدُ اللہ محمد بِن اِسماعیل بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کاشتکار اور تاجر تھے،[5] آپ کو ابو جان کی وِراثت میں بہت سامال مِلا، جِسے مُضارَبت[6] کے طور پر دیا کرتے تھے۔[7]

(2)...حضرت سَخی سَرَوَر رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد محترم حضرت زینُ العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ نے حُصُولِ رزق کے لئے زراعت کی اور ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت کے ذریعے بے شُمار لوگوں

(1)...بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب المزارعۃ بالشطر ونحوہ، ص601

(2)...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ص408، حدیث:1461

(3)...بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب ماکان من اصحاب النبی...الخ، ص604، حدیث 2345

(4)...بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب ماکان من اصحاب النبی...الخ، ص604، حدیث 2340

(5)...مصابیح الجامع، کتاب البیوع، باب کراہیۃ السخب فی السوق، 5 / 49 مطبوعہ دار النوادر، سوریا

(6)...مضاربت تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے، جس میں ایک شخص کی طرف سے مال اور دوسرے شخص کی طرف سے کام ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، 1 / 3 ملخصاً)

(7)...ہدی الساری مقدمہ فتح الباری لابن حجر عسقلانی، ص 671، دار الکتب العلمیہ

کو راہِ ہدایت سے رُوشناس کروایا اور اپنے فُیوض و بَرَکات سے مُستَفِیض فرمایا۔[1]

(3)... شَیْخُ الْاِسْلَام حضرت بَہاءُ الدِّین زَکَرِیّا مُلتانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے زراعت یعنی کھیتی باڑی کو اپنا پیشہ بنایا اور ساتھ ہی ساتھ دینِ اسلام کی ایسی خدمت کی ہے کہ رہتی دنیا تک لوگ اِس کو یاد رکھیں گے۔[2]

زراعت اور ہم...!

پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ کھیتی باڑی کرنے والے افراد کو دیکھا جائے تو ایک حد تک دین سے دُوری، نماز روزے کی پابندی نہ ہونے کے برابر اور اپنے متعلقہ ضروری مسائل سے ناواقفیت نظر آتی ہے۔ کھیتی باڑی میں بھی کئی طرح کے غیر شرعی طریقے رائج ہوتے چلے جارہے ہیں اور اِس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کھیتی باڑی کرنے والے افراد اپنے اِس پیشے سے متعلق شرعی اَحکام سیکھنے کی سوچ بھی نہیں رکھتے۔ یہ بات طے ہے کہ جو رزق شریعت کے منع کئے گئے (ناجائز و حرام) ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے اُس میں برکت نہیں ہوتی، چاہے وہ لاکھوں کروڑوں میں کیوں نہ آرہا ہو اور ہاں! حلال اور جائز طریقے سے ملنے والا رزق چند سو روپے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو، ہوتا برکت والا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم کھیتی باڑی کے متعلقہ ضروری مسائل کو سیکھ کر اُن کے مطابق ہی رزقِ حلال کی کوشش کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھئے! کہ کھیتی باڑی کرنے والے فرد پر کھیتی باڑی کے متعلق ضروری دینی مسائل سیکھنا فرضِ عَیْن ہے۔[3]

---

(1)... فیضان سلطان سخی سرور، ص3، مکتبۃ المدینہ

(2)... فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص30، مکتبۃ المدینہ

(3)... فتاوی رضویہ، 23/624، رضا فاؤنڈیشن لاہور

دعوتِ اسلامی اور رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اللہ پاک کے کرم اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی تقریباً 77 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کرنے اور اُمّتِ مُسلمہ کی رَہنمائی کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت، حضرت علامہ مولانا محمد اِلیاس عَطّار قادِری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی قائم کردہ مجلسِ شُوریٰ نے کھیتی باڑی سے وابستہ افراد کو نیکی کی دعوت دینے اور کھیتی باڑی سے متعلقہ شرعی مسائل سکھانے اور اُن اَفراد کی دِینی تربیت کرنے کے لئے ایک شعبہ بنام "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ" قائم فرمایاہے اِس ڈیپارٹمنٹ کے قیام کا مقصد مُعالِج حیوانات (Veterinary Doctors)؛ زرعی ماہرین (Agriculture Graduates)؛ جنگلی حیات (Wildlife)؛ زرعی ادویات کی کمپنیز (Pesticide Companies)؛ جانوروں کی ادویات و ویکسین کی کمپنیز (Veterinary Pharmaceutical Companies)؛ کھادوں کی کمپنیز (Fertilizer Companies)؛ بیج کی کمپنیز (Seed Companies)؛ فِیڈ مِلز (Feed Mills)؛ پولٹری (Poultry)؛ ڈیری (Dairy)؛ زرعی کسان (Agriculture farmers)؛ فِش فارمرز (Fish Farmers)؛ حیوانات کی ادویات کے سٹور (Veterinary Medicine Stores)؛ کھادوں کے ڈِیلرز (Fertilizer dealers)؛ مویشی منڈی (Cattle Market)؛ غلہ منڈی (Grain Market)؛ اور زراعت کے دیگر ذیلی شعبہ جات (جیسا کہ نہریں، جنگلات، واٹر مینجمنٹ وغیرہ) سے منسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا، علمِ دین کے حلقے لگانا، اَخلاقی تربیت کرنا اور قرآن و

سُنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دینا ہے۔ اس ڈِیپارٹمنٹ کی ایک ذَیلی شاخ شعبہ زراعت یعنی ایگریکلچر فارمنگ پر مشتمل ہے، اس شعبہ کے ذمہ داران کس انداز میں کام کرتے ہیں؟ آیئے! کچھ تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

(1) دینی کام

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت بنائے گئے ذیلی حلقوں میں ہر ذیلی حلقے میں تفسیر صِراطُ الجِنان یا تعلیمُ القرآن، فیضانِ سُنّت، 40 روحانی علاج، مدنی پنج سورہ، تقسیمِ رسائل باکس، عطیات باکس (Donation Box) وغیرہ رکھنے کے ساتھ ساتھ دَرس (درسِ فیضانِ سنّت) کا اہتمام بھی باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔

(2)... مدرسۃ المدینہ بالغان:

اس شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول (فارمرز، ڈِیلرز، پیسٹی سائیڈ، سِیڈ اور فرٹیلائزر کمپنیز، زراعت کی مشینری کی کمپنیز اور تعلیمی و تحقیقاتی اِداروں وغیرہ سے وابستہ اَفراد) کے لئے اُن کے ڈیروں پر، اُن کے دفاتر یا قریبی مساجد میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں شعبے سے وابستہ افراد کو صحیح مَخارج کے ساتھ دُرست قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اِس کے عِلاوہ جدوَل (Schedule) کے مُطابق روزانہ کم از کم 1 آیتِ مبارکہ کی تلاوت، ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر سُنائی جاتی ہے، فیضانِ سُنّت سے درس دیا جاتا ہے، فرض عُلُوم، مختلف سُنّتیں اور آداب بتائے جاتے ہیں اور نیک اعمال کے مطابق اجتماعی جائزہ لیا جاتا ہے۔

(3)... تربیتی حلقے

اس شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے لیے وقتاً فوقتاً تربیتی حلقوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، جن کا بنیادی مقصد اَخلاقی تَربِیَت کرنا اور نیکی کی دعوت دینا اور اِس شعبے سے وابستہ

عاشقانِ رسول کو اپنے معاملات شریعت کے مطابق کرنے کا ذہن دینا ہے۔

کاشتکاروں کو نیکی کی دعوت

اللہ پاک کے نبی، حضرت سُلَیمان علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے ایک ہزار گھر تھے، سب سے بلندی پر شیشے کا محل اور سب سے نیچے لوہے کا گھر تھا ایک مرتبہ آپ ہَوا پر سوار ہوئے تو آپ کا گُزر ایک کاشتکار پر ہوا جو کھیتی باڑی میں مصروف تھا اُس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا: حضرتِ داوٗد علیہ السّلام کی اَولاد کو بڑا مُلک دیا گیا ہے۔ اُس کی یہ بات ہَوا نے حضرتِ سلیمان علیہ السّلام کے کانوں تک پہنچا دی، آپ نیچے اُتر کر اُس کاشتکار کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے تمہاری بات سُن لی ہے اور میں اِس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ جس چیز کی تمہیں قدرت نہیں، اُس کی تمنا مت کرو، تمہارا ایک مرتبہ تسبیح (یعنی سبحانَ اللہ) کہنا جسے اللہ پاک قبول فرمالے وہ حضرتِ داوٗد علیہ السّلام کی اَولاد کو جو کچھ دیا گیا ہے اُس سے بہتر ہے۔ کاشتکار نے کہا: اللہ پاک آپ سے غم کو دُور رکھے، جس طرح آپ نے میرا غم دُور کیا۔[1]

(4)... ذِمَّہ داران و عاشقانِ رسول کے سُنّتوں بھرے اجتماعات

اس شعبے کے ذِمَّہ داران اور اس سے وابستہ تمام عاشقانِ رسول کے لیے 12 ماہ میں کم از کم ایک بار ملکی سطح پر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہونا طے ہے۔ اس اجتماع کا بنیادی مقصد شرکائے اجتماع کو لائیو مدنی مذاکروں / ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروانا، (امیرِ اہلسنت کی موجودگی کی صورت میں عاشقانِ رسول کی ملاقات کروانا)، دارالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام کے ذریعے، اِس شعبے میں پائی جانے والی شرعی کمزوریوں سے

(1)... حلیۃ الاولیاء، وہب بن منبہ، 4/62، رقم: 4756

ذِمّہ دَاران کو آگاہی دینا اور شرعی رہنمائی کرنا، اراکینِ شُوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات کے ذریعے، اِس شعبے میں ہونے والے دینی کاموں کی مختلف اپڈیٹس پہنچانا، مختلف مدنی کورسز (12 دینی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، اِصلاحِ اعمال کورس وغیرہ) کا تعارف کروانا، دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق ماڈرن ٹُولز (Modern Tools) کا اِستعمال کرتے ہوئے کام کی رفتار بڑھانے کے طریقے بتانا وغیرہ شامل ہے۔

(5)...ٹریننگ سیشنز (Training Sessions):

شعبے کے ذِمّہ دَاران مختلف آفسز میں، ڈِیلرز شاپس پر، کمپنیز کے اندر اور پرائیویٹ و سرکاری اداروں میں ٹریننگ سیشنز (Training Sessions) کا اہتمام کرتے ہیں اور مختلف موضوعات پر نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔

(6)...شارٹ کورسز (Short Courses)

شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں (فارمرز، ڈیلرز، پیسٹی سائیڈ، سِیڈ اور فرٹیلائزر کمپنیز، زراعت کی مشینری کی کمپنیز اور تعلیمی و تحقیقاتی اداروں وغیرہ سے وابستہ افراد) کے لئے مختصر کورسز جیسا کہ عُشر کورس، زکوٰۃ کورس، تجارت کے اَحکام کورس، قربانی کے اَحکام کورس اور نجاسَتوں کے متعلق بیان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کورسز Online اور فیزیکلی (Physically) بھی کروائے جاتے ہیں۔

(7)...قافلے

ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے ذِمّہ دَاران ذہن دے کر فارمَرز، ڈِیلرز، پیسٹی سائیڈ، سِیڈ اور فرٹیلائزر کمپنیز، زراعت کی مشینری کی کمپنیز اور تعلیمی و تحقیقاتی اداروں وغیرہ سے وابستہ افراد کو قافلوں کا مسافر بھی بناتے ہیں تاکہ یہ افراد اپنی زندگی کا

کچھ وقت راہِ خدا میں صَرف کر سکیں اور علمِ دِین سیکھ سکیں۔

راہِ خدا میں سفر کی فضیلت

2007ء میں نابینا اسلامی بھائیوں کا ایک قافلہ کراچی کی ایک مسجد تک پہنچنے کے لئے بس میں سُوار ہوا۔ اُس قافلے میں چند عمومی اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ اَمیرِ قافلہ نے برابر بیٹھے شخص پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کہنے لگا کہ ”میں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں، میں نے مذہبِ اِسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اِس مذہب سے متأثر بھی ہوں، مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اِسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے (سفید) لباس میں مَلبُوس ہیں۔ بس میں چڑھے اور بُلند آواز سے سلام کیا اور حیرانگی تو اِس بات کی ہے کہ آپ کے ساتھ نابینا اَشخاص نے بھی سر پر عمامہ اور سُفید لباس کو اَپنا رکھا ہے، اِن سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے“۔

اُس کی گفتگو سُننے کے بعد اَمیرِ قافلہ نے اُسے مختصر طور پر ”اَسپیشل پَرسَنز ڈِیپارٹمنٹ“ کے بارے میں بتایا۔ پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی دینِ اِسلام کے لئے کی جانے والی عظیم خِدمات کا تذکرہ کِیا اور دعوتِ اِسلامی کے دِینی ماحول کا تعارف بھی کرایا۔ پھر اُس سے کہا کہ ”یہ نابینا اِسلامی بھائی اُنہی دُنیا دار مسلمانوں کی اِصلاح کے لئے قافلے میں سفر پر روانہ ہوئے ہیں (جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترا رہے ہیں)“۔ یہ بات سُن کر وہ اِتنا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

(8)...شرعی رہنمائی

ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ فارمرز، ڈِیلرز، پیسٹی

(1)...جنت کی تیاری، ص124، مکتبۃ المدینہ

سائیڈ، سِیڈ اور فرٹیلائزر کمپنیز، زرعی آلات کی کمپنیز اور تعلیمی و تحقیقاتی اِداروں وغیرہ سے وابستہ افراد کی شرعی معاملات میں مفتیانِ کرام کے ذریعے شرعی رہنمائی کی جائے اور بالخصوص زراعت کے معاملات میں مفتیانِ کرام سے رہنمائی لیتے رہنے کا ذہن دیا جائے تاکہ زندگی کے انمول لمحات کو قرآن وسُنّت کے حسین اُصولوں کے مطابق گزار کر اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

شرعی رہنمائی لینے کی فضیلت

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالِم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے اور جاہل کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ (پ17، الانبیاء:7)	ترجَمۂ کنزالعرفان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔ (1)

لہٰذا مؤمن کو دیکھ لینا چاہئے کہ اس کا عمل ہدایت کے مطابق ہے یا اس کے خلاف ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھیتی باڑی کے متعلق سوالات وجوابات

آیئے! ایگریکلچر فارمنگ سے متعلق شرعی احکام پر مشتمل سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کاشتکاری کے لئے ٹھیکے پر زمین دینا کیسا؟

جواب: زمین ٹھیکے (کرائے) پر لینا اور دینا شرعاً جائز ہے جبکہ اس کی شرائط کا لحاظ رکھا جائے، مثلاً: اجارے کی مدّت اور اُجرت کی مقدار متعین ہو اور یہ بیان کر دیا جائے کہ اُس میں کیا

(1)... معجم اوسط، 4/106، حدیث: 5365

(2)... تفسیر درمنثور، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 43، 5/133

چیز بوئی جائے گی یا کاشتکار سے یہ کہہ دے کہ جو تو چاہے بولیا کر۔ فتاویٰ شامی میں ہے: زمین کو کاشتکاری کے لیے اُجرت (کرائے/ٹھیکے) پر دینا جائز ہے جبکہ یہ بیان ہو جائے کہ اُس میں کیا چیز بوئی جائے گی یا مُزارِع (یعنی کاشتکار) سے یہ کہہ دے کہ تُو جو چاہے بولیا کر، اگر ان چیزوں کو بیان نہیں کیا گیا تو اجارہ فاسد ہے۔ لیکن اگر اس نے اپنی مرضی سے فصل بو دی اور اجارے پر دینے والا خاموش رہا اور منع نہ کیا تو اب وہ فصل بولینا درست ہو گا اور مُستاجِر (ٹھیکیدار) پر اُجرت واجب ہو گئی۔[1]

سوال: زمین کو ٹھیکے پر دیا تو کیا رقم کی جگہ گندم کو اُجرت مقرر کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جائز ہے جبکہ گندم اسی زمین کی فصل سے دینا طے نہ ہو، گندم کا وزن اور اوصاف بیان کر دیئے جائیں اگرچہ بعد میں اسی زمین کی فصل سے گندم دے دی جائے۔[2]

سوال: کسی کو اپنی زمین بَٹائی پر یعنی اس طور پر کاشت کے لئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہو گی وہ دونوں میں آدھی آدھی ہو گی، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہو گی وہ دونوں میں آدھی آدھی یا ایک تہائی، دو تہائی تقسیم ہو گی، اس کے لئے چند شرائط ہیں، اگر وہ پائی جائیں تو یہ معاملہ درست ہے ورنہ درست نہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

(1) عاقِدَین، عاقِل، بالغ، آزاد ہوں۔ (2) زمین زراعت کے قابل ہو۔ (3) زمین معلوم و متعین ہو۔ (4) مالکِ زمین، کاشتکار کو زمین سپرد کر دے، خود کام نہ کرے۔ (5) مدّت معلوم ہو کہ کتنے عرصے کے لیے دی جارہی ہے۔ (6) یہ طے ہو کہ زمین میں کیا بوئے گا

---

(1)... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارۃ، باب مایجوز من الاجارۃ... الخ، 9/48، دارالمعرفہ

(2)... فتویٰ دار الافتاءاہلِ سنّت: فتویٰ نمبر: WAT-3815، تاریخ اجراء: 11 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 09 مئی 2025ء

یا تعمیم کر دے کہ جو جی چاہے، وہ بوئے۔ (7) کس کو کتنا ملے گا، یہ عقد میں طے کر لیا جائے اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دونوں کی شرکت ہو، پس ساری پیداوار کو فیصد کے اعتبار سے طے کیا جائے، کوئی مخصوص مقدار کسی ایک کے لیے طے نہ کی جائے مثلاً مالکِ زمین کو چار من ملے گی بقیہ کاشتکار کی، ایسے کرنا، درست نہیں۔ اسی طرح یہ بھی نہ کیا جائے کہ زمین کے فلاں حصے کی پیداوار مثلاً مالک کی ہے اور فلاں حصے کی پیداوار کاشتکار کی۔ یونہی اگر یہ طے ہوا کہ بیج کی مقدار نکالنے کے بعد باقی کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا تو مزارعت صحیح نہ ہوئی۔ (8) یہ بیان کر دیا جائے کہ بیج زمین کا مالک دے گا یا کاشتکار کے ذمہ ہو گا۔ اگر بیان نہ ہو تو وہاں کا جو عرف ہو وہ کیا جائے۔[1]

یہ بھی یاد رہے کہ مزارعت کے جائز / ناجائز ہونے کی کچھ صورتیں ہیں، جو یہ ہیں:

مالکِ زمین	مُزارع / کاشتکار	حکم
زمین مالک کی	بیج، ہَل، ٹریکٹر اور محنت مزارع کی	جائز
زمین اور بیج مالک کے	ہَل، ٹریکٹر اور محنت مزارع کی	جائز
زمین، بیج، زرعی آلات مالک کے	صرف محنت مزارع کی	جائز
زمین، ٹریکٹر اور زرعی آلات مالک کے	بیج اور محنت مزارع کی	ناجائز
زمین اور محنت دونوں مالک کی	بیج اور زرعی آلات کسی کے	ناجائز
زمین اور محنت دونوں مالک کی	صرف بیج یا صرف زرعی آلات	ناجائز[2]

(نوٹ: مزید وضاحت کے لیے بہارِ شریعت، حصہ 15 سے "مزارعت کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔)

(1)...دار الافتاء اہلِ سنّت: فتویٰ نمبر: WAT-362 تاریخ اجراء: 24 جُمادَی الاُولیٰ 1443ھ / 29 دسمبر 2021ء

(2)...درمختار، کتاب المزارعۃ، ص 635۔ بہارِ شریعت، حصہ 15، 3 / 289 ملخصاً وماخوذاً

www.dawateislami.net

سوال: اپنا کھیت اس شرط پر کسی کو بیچ دیا کہ فصل کٹنے پر مجھے 4 بوری مکئی دینا، چاہے کھیت کم مکئی لائے یا زیادہ اور ایک دوسرے شخص کو اس شرط پر دیا کہ جب فصل تیار ہو جائے تو فصل میں سے دو حصے تمہارے اور تین حصے میرے یا ایک حصہ تمہارا اور تین حصے میرے یا اس شرط پر کھیت دیا کہ آدھی فصل تمہاری اور آدھی فصل میری تو کیا یہ طریقہ جائز ہے؟

جواب: کھیت بٹائی پر دینے کیلئے جو شرائط ہیں، ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہر ایک کیلئے پیداوار میں حصہ مقرر ہو یعنی ہر ایک کیلئے مقدار کا طے ہونا ضروری ہے مثلاً نصف تہائی یا چوتھائی۔ لیکن اگر یہ مُقرر کیا کہ اس زمین کی پیداوار میں سے ایک مَن، دو مَن ایک بوری یا دو بوریاں تو اس صورت میں یہ عقد (خرید و فروخت) جائز نہیں ہے۔ سوال میں جو دوسری اور تیسری صورت کہ فصل تیار ہونے پر دو حصّے یا تین حصّے زمین والا لے گا، یہ جائز ہے۔[1]

سوال: کھڑی فصل کو بیچنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: فصل اگر تیار ہو چکی تھی اور ابھی کاٹ لی جائے گی تو کھڑی فصل بیچنا جائز ہے اور اگر ابھی نہیں پکی اور پکنے تک باقی رکھی جائے گی تو خرید و فروخت ناجائز ہے۔ اس کے جَوَاز کا حِیلہ (جائز ہونے کا طریقہ) یہ ہے کہ مثلاً اگر پتہ ہے کہ فصل دو مہینوں تک پک جائے گی تو ابھی فصل خرید لے اور پکنے تک باقی رکھنے کی شرط نہ رکھے اور ساتھ ہی وہ زمین جس میں کھیتی ہے، اپنے کسی کام کے لئے دو مہینے کے لئے ایک مقررہ کرائے پر لے لے۔ خریداری میں اس اُجرت کا حساب دل میں یوں سمجھ لے کہ مثلاً 20 روپے قیمت کا کھیت ہے اور ایک روپیہ مہینہ زمین کا کرایہ ہو گا اور دو مہینے تک کو کرایہ لینا ہو تو اٹھارہ 18 روپے میں کھیت خریدے اور دو روپے میں زمین کرائے پر لے۔[2] دُرِّ مُختار میں ہے: کھیتی اور گھاس کے باقی رکھنے کا حیلہ (طریقہ) یہ

(1)...وقار الفتاوی، 3/270، بزمِ وقار الدین کراچی

(2)...فتاویٰ رضویہ، 17/174 ملخصاً

www.dawateislami.net

ہے کہ جو کھیتی موجود ہو، اُس کو (کُل) قیمت کے کچھ حصے کے بدلے خرید لے اور باقی قیمت کے بدلے زمین کو اتنی مدت کے لئے کرائے پر لے لے جب تک کھیتی کا پکنا معلوم ہو۔[1]

سوال: کیا زمینی فصلوں پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے؟

جواب: زمین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی شے کی پیداوار پر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے، اُسے عُشر کہتے ہیں۔[2] زمین کی پیداوار کا عموماً دسواں (1/10) حصہ بطورِ زکوٰۃ دیا جاتا ہے، اِس لئے اِسے عُشر (یعنی دسواں حصہ) کہتے ہیں۔[3]

سوال: مختلف زمینوں کو پانی لگانے کے لئے الگ الگ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں، تو کیا ہر قسم کی زمین میں عُشر (یعنی دسواں حصہ ہی) واجب ہو گا؟

جواب: اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ:

- جو کھیت بارش، نہر یا نالے کے پانی سے (قیمت ادا کئے بغیر) سَیراب کیا جائے، اس میں عُشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے۔
- جس کھیت کی آبپاشی ڈول (یا ٹیوب ویل) وغیرہ سے ہو، اس میں نِصف عُشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے۔
- اگر (نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ کا) پانی خرید کر آبپاشی کی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملکیت ہے، اُس سے خرید کر آبپاشی کی، جب بھی نِصف عُشر (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے۔
- اگر وہ کھیت کچھ دنوں بارش کے پانی سے سیراب ہوتا ہے اور کچھ دن ڈول (یا ٹیوب ویل) وغیرہ سے، تو اگر اکثر بارش کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول (یا ٹیوب ویل)

---

(1)... در مختار، کتاب البیوع، فصل فی ما ید خل فی البیع تبعا، ص 399، دار الکتب العلمیہ

(2)... فتاوی ہندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس زکاۃ الزرع والثمار، 1/204 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ

(3)... فیضانِ زکوۃ، ص 123، مکتبۃ المدینہ

وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔[1]

سوال: کیا پھلوں اور سبزیوں پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب: جن چیزوں کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو خواہ وہ غلہ، اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً اناج اور غلہ میں گندم، جَو، چاول، گنا، جوار، دھان (چاول کی فصل)، باجرہ، مونگ پھلی، مکئی، سورج مکھی اور رائی وغیرہ۔ پھلوں میں خربوزہ، آم، امرود، مالٹا، لوکاٹ، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، جاپانی پھل، سنگترا، پپیتا، ناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، انناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔ سبزیوں میں ککڑی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، اَروی، توریا، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلجم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بینگن وغیرہ۔ ان سب کی پیداوار میں سے عُشر یا نِصف عُشر (یعنی بیسواں حصہ) واجِب ہے۔[2]

سوال: اگر زمین کا مالک خود کھیتی باڑی میں حصہ نہ لے بلکہ مزارعوں سے کام لے تو عشر مزارع پر ہوگا یا زمین کے مالک پر؟

جواب: اس سلسلے میں دیکھا جائے گا کہ اگر مُزَارِع سے مراد وہ ہے جو زمین بٹائی پر لیتا ہے یعنی پیداوار میں سے آدھا یا تیسرا حصہ وغیرہ مالکِ زمین کا اور بقیہ مزارع کا ہو تو اس صورت میں دونوں پر ان کے حصہ کے مطابق عُشر واجب ہوگا۔ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے۔[3]

(1)... بہارِ شریعت، 1/917، حصہ 5

(2)... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس... الخ، 1/204

(3)... بہارِ شریعت، 1/921، حصہ 5

سوال: اِحتِکار یعنی اَجناس کی ذخیرہ اندوزی کرنا کیسا؟

جواب: اِحتِکار کا لغوی معنٰی ہے مہنگائی کے انتظار میں کسی بھی چیز کا ذخیرہ کرلینا۔ جبکہ شریعت کی اِصطِلاح میں وہ چیز جو انسانوں یا جانوروں کی بنیادی خوراک ہے اُسے اِس نیت سے روک کر رکھنا کہ جب اس کی قیمت زیادہ ہوگی تب بیچیں گے بشرطیکہ نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر ہو اور وہ چیز شہر یا شہر کے قریب سے خریدی ہو، یہ اِحتِکار کہلاتا ہے۔ لہٰذا اگر اس کے نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر نہیں ہوتا، یا وہ چیز اس کی اپنی زمین کی ہے یا وہ دور سے خرید کر لایا ہے تو ان صورتوں میں روک کر رکھنا اِحتِکار میں داخِل نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ”غلّہ کو اس سوچ سے روکنا کہ مہنگائی کے وقت بیچیں گے بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خریدا اور اُس کا نہ بیچنا، لوگوں کو مُضِر (نقصان دہ) ہو مکروہ و ممنوع ہے، اور اگر غلّہ دُور سے خرید کر لائے اور بانتظارِ گرانی (یعنی ریٹ بڑھنے کے انتظار میں) نہ بیچے یا نہ بیچنا اس کا خَلق کو مُضِر نہ ہو (یعنی اس کے نہ بیچنے میں مخلوق کا نقصان نہ ہو) تو کچھ مضائقہ نہیں۔“ (1)

سوال: کھیتی کی حفاظت کے لئے کُتّا رکھنا کیسا؟

جواب: جانور، کھیتی اور مکان کی حفاظت کیلئے کُتّا پالنا جائز ہے مگر پھر بھی کُتّوں کو مکان کے اندر نہ رکھا جائے، ہاں! اگر چور یا دُشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔ (2)

سوال: زمینوں میں گوبر والی کھاد استعمال کرنا کیسا؟

جواب: زمین میں گوبر والی کھاد ڈالنا بھی جائز اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے، جیسا کہ فقہِ حنفی کی کتاب ”ہِدایہ“ کی شرح ”عِنایہ“ میں ہے: احناف کے نزدیک گوبر کی خرید و

(1)...فتاوی رضویہ، 17/189، رضا فاؤنڈیشن لاہور

(2)...فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورہ، 6/246، کوئٹہ

www.dawateislami.net

فروخت جائز ہے کیونکہ کسان گوبر کو فصل بڑھانے کے لئے زمین میں ڈالتے ہیں۔[1]

سوال: فصلوں کی کٹائی / چُنائی کی مزدوری اُسی فصل سے لینا کیسا اور اسی طرح تھریشر کی مَزدوری اُسی گندم میں سے طے کرنا اور لینا کیسا؟

جواب: اجارہ پر کام کروایا اور یہ طے کیا کہ اسی میں سے اِتنی اُجرت لے لینا یہ اِجارہ فاسِد ہے مثلاً کپڑا بُننے کے لئے سُوت دیا اور کہہ دیا کہ آدھا کپڑا اُجرت میں لے لینا یا غلّہ اُٹھا کر لاؤ اُس میں سے دو سیر مزدوری لے لینا، یا چکی پر گندم پیسنے کے لئے دی اور کہا کہ جو آٹا پیسا جائے گا اُس میں سے اتنا اُجرت میں دیا جائے گا۔ یہ سب صورتیں ناجائز ہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: کھیت کٹتا ہے تو بالیں ٹُوٹ کر گِرتی ہیں کاشتکاروں کا قاعدہ ہے کہ اُن بالیوں کو چُنواتے ہیں اور اُنہیں میں سے نصف مزدوری دیتے ہیں یا کپاس چُنواتے ہیں اُس کی مزدوری بھی اُسی میں سے دی جاتی ہے بلکہ کھیت کاٹنے والے کو بھی اُسی میں سے مزدوری دیتے ہیں یہ سب اِجارے ناجائز ہیں۔[2] ان سب میں جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ اُجرت میں دینا ہے اس کو پہلے ہی سے علیحدہ کر دے کہ یہ تمہاری اُجرت ہے، مثلاً سُوت کو دو حصے کرکے ایک حصے کی نسبت کہا کہ اس کا کپڑا بُن دو اور دوسرا دیا کہ یہ تمہاری مزدوری ہے یا غلّہ اُٹھانے والے کو اسی غلّہ میں سے نکال کر دے دیا کہ یہ تیری مزدوری ہے اور یہ غلّہ فلاں جگہ پہنچا دے۔[3] اور گندم یا کسی بھی فصل کی کٹائی میں زیادہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اُس کو کہا جائے کہ یہ فصل کاٹو اُجرت میں تمہیں دس مَن گندم دی جائے گی۔ اب

(1)...العنایۃ شرح الہدایۃ، کتاب الکراہیۃ، فصل فی البیع، 6/135

(2)...بہارِ شریعت، 3/150، حصہ: 14

(3)...بہارِ شریعت، 3/149، حصہ: 14

www.dawateislami.net

یہ شرط نہ ہو کہ اُسی میں سے دی جائے گی۔ بعد میں چاہے اسی میں سے دے دے۔

زراعت میں پائی جانے والی شرعی خرابیاں

سوال: کسانوں کا گورنمنٹ کا پانی چوری کرنا کیسا؟

جواب: غیر معروف طریقے سے گورنمنٹ کا پانی لینا عُرفاً چوری کہلاتا ہے جو قانونی جرم ہے۔ ہر ایسا کام جو قانوناً جرم ہو کہ پکڑے جانے پر جُرمانہ و ذِلت کا سامنا کرنا پڑے، وہ شرعاً بھی جائز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”لَا یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهٗ“ ترجمہ: مومن کے لئے جائز نہیں کہ خود کو ذِلّت ورسوائی میں مُبتلا کرے۔[1]

سیّدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی ایسے اَمر کا اِرتِکاب (کوئی ایسا کام کرنا) جو قانوناً ناجائز ہو اور جُرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جُرمِ قانونی کا مُرتکِب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلّت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی رَوا (جائز) نہیں۔“[2]

سوال: کسانوں کا چارہ، تُوڑی، سبزی، پھل، مکئی کی چھلّیاں اور گنّا وغیرہ چوری کرنا کیسا؟

جواب: پَرایا مال بے اِذن (بغیر اجازت) شرعی خُفیہ لینا چوری ہے اور چوری گُناہِ کبیرہ ہے۔[3] اس سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور جس کا مال چُرایا اُس کو لوٹانا بھی ہوگا۔[4]

سوال: اپنے مسلمان بھائی کے حصے کا پانی چوری کرنا کیسا؟

جواب: کسی دوسرے کے حصے کی باری میں پانی لگانا بھی شرعاً و اَخلاقاً درست نہیں۔ یہ غیر

(1)...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ص542، حدیث:2254

(2)...فتاوی رضویہ، 20/192

(3)...فتاوی رضویہ، 6/496

(4)...فتاوی رضویہ، 23/551 ماخوذاً

قانونی ہونے کے ساتھ ساتھ باہم لڑائی جھگڑے اور نفرتوں کا باعث ہے۔

سوال: کسانوں کا اپنے جانوروں کو دوسروں کی زمین اور فصلوں میں چَرانا کیسا؟

جواب: مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض لوگ اپنا جانور دوسرے کے کھیت میں چَرا لیتے ہیں، یہ بھی چوری ہے، اس چارے سے جو دودھ حاصل ہوگا مشکوک ہوگا، (لٰہذا) بہت احتیاط (کرنی) چاہیے۔[1]

سوال: بلا اجازت دوسروں کی بوئی ہوئی فصل سے جانور یا ٹرالی ٹریکٹر گزارنا کیسا؟

جواب: راستہ ہونے کے باوجود کسی کے کھیت میں چلنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر وہاں (کھیت کے پاس) راستہ نہ ہو تو کھیت میں چل سکتا ہے لیکن اگر مالِک زمین منع کرے تو نہیں چل سکتا، یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور اگر زیادہ لوگوں نے گزرنا ہو تو جب تک مالکِ زمین راضی نہ ہو تو نہیں گزرنا چاہیے۔ اگر راستہ پانی سے بھرا ہوا ہے تو اس کے کنارے جس کی زمین ہے اس سے گزر سکتا ہے۔[2] بعض دفعہ کھیت بویا ہوتا ہے اُس میں چلنا کاشت کار کے لئے نقصان کا سبب ہے، ایسی صورت میں ہرگز اُس میں نہیں چلنا چاہئے بلکہ بعض مرتبہ کاشتکار کھیت کے کنارے پر جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا احتمال ہوتا ہے کانٹے رکھ دیتے ہیں، یہ صاف اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے گزرنے کی ممانعت ہے مگر اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے، اُن کو جاننا چاہیے کہ اِس صورت میں گزرنا منع ہے۔[3]

سوال: راہ گیروں کا گندم یا دھان کی بالیوں کو توڑنا کیسا؟

(1)...مرآۃ المناجیح، 4/261

(2)...فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، 5/454 بتغیر

(3)...بہار شریعت، 3/437، حصہ 16 بتغیرٍ قلیل

جواب: عرب میں دَستُور تھا کہ باغ والے مسافروں کو دو ایک پھل توڑنے سے منع نہ کرتے، جیسے ہمارے ہاں بھی چَنے کا ساگ کاٹنے سے لوگ منع نہیں کرتے، مسافر بھی اِس دَستُور سے واقِف تھے وہ بھی چوری کی نیّت سے نہیں بلکہ عُرفی اجازت کی بِنا پر دو چار دانے منہ میں ڈال لیتے تھے، نیز کبھی جانور کھیت پر سے گزرتے ہوئے سبزے میں ایک آدھ منہ مار دیتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِن سب کو مالک کے لیے صدقہ قرار دیا، کیونکہ کبھی بغیر نیّت بھی ثواب مل جاتا ہے۔[1]

(واضح رہے کہ عُرفی اجازت اُسی صورت میں شمار ہوگی جب اتنی کم مقدار میں لیا جائے یا ایسی چیز لی جائے جس کو کھیتی کا مالک منع نہ کرے۔ ورنہ عُرف سے زیادہ چیز لے لینا جائز نہیں اور لینے والا گنہگار ہوگا لہٰذا اس میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے اور بہتر یہی ہے کہ بلا اجازت کسی کا ایک پتّا بھی نہ توڑا جائے۔)

سوال: کسانوں کا چوری درخت کاٹنا کیسا؟

جواب: اَمیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: اگر یہ "درخت مافیا" چوری چُھپے کسی کا درخت کاٹ کر لے جاتا اور بیچتا ہے تو یہ گناہ کا کام ہے، اس سے بچنا چاہیے۔[2]

سوال: دوسروں کی فصل میں قضائے حاجت کرنا کیسا؟

جواب: صدرُ الشریعہ مُفتی اَمجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کنویں یا حَوض یا چشمے کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اُس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں، اِن سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ

---

(1)...مرآۃ المناجیح، 3/99

(2)...ملفوظات امیر اہلسنت (قسط 246: بچّے کو شرارت پر اُبھارنے والی چیزیں): ص 18

مکروہ ہے۔[1]

سوال: تھریشر والے کا مشین سے پوری گندم نہ نکالنا بلکہ اس میں کچھ باقی گندم ہونے کے باوجود تھریشر بند کر دینا کیسا؟

جواب: یہ بھی اَمانت میں خیانت کی ایک صورت ہے کیونکہ کسان نے اس کو گندم کے معاملے میں امین بنایا اور یہ اس میں خیانت کر رہا ہے جو کہ گناہِ کبیرہ ہے، جس سے بچنا لازمی ہے، چُنانچہ اللہ پاک نے امانت میں خیانت سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ9، الانفال:27)	ترجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: امانت میں مال، راز، عزت و آبرو سب قسم کی امانتیں داخل ہیں۔ یعنی کسی کا مال نہ مارو۔ ایک دوسرے کو ذلیل نہ کرو۔[2] اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امانت میں خیانت کی مذمّت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: خیانت اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔[3] ایک اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مومِن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔[4]

(1)...بہارِ شریعت، 1/409، حصہ:2

(2)... تفسیر نور العرفان، پ9، الانفال، تحت الآیۃ:27

(3)...الزہد لہناد، باب الحسد، ص641، حدیث:1391

(4)...جامع الاحادیث، باب الاکمال من الجامع الکبیر، 9/301، حدیث:28585

www.dawateislami.net

سوال: کسانوں کا سُود پر زرعی قرضے لینا دینا کیسا؟

جواب: ہماری معلومات کے مطابق زرعی بینکوں کے قرض دینے کی موجودہ جتنی بھی صورتیں ہیں وہ سُودی ہیں، لہٰذا ایسا قرض لینا، دینا جائز نہیں۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں سود کی حُرمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ (پ3، البقرۃ:275)

ترجمۂ کنز العرفان: جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے کہ: سُود خور قیامت میں ایسے مَخبوطُ الحَواس (یعنی بے ہوش) ہوں گے اور ایسے گرتے پڑتے کھڑے ہوں گے، جیسے دنیا میں وہ شخص جس پر بُھوت سوار ہو کیونکہ سُود خور دنیا میں لوگوں کے لئے بُھوت بنا ہوا تھا۔

آج کل سُودی قرضہ لینے دینے کا ابتدائی انداز تو بڑا مُہذّب ہوتا ہے۔ اچھے اچھے ناموں سے اور خوش کُن ترغیبات سے دیا جاتا ہے لیکن کچھ ہی عرصے بعد قرض دینے والوں کی خوش اخلاقی، مِلنساری اور چہرے کی مسکراہٹ سب رُخصت ہو جاتی ہے اور اصل چہرہ بے نِقاب ہو جاتا ہے جو گالیاں دے رہا ہوتا ہے، غُنڈے بھیج رہا ہوتا ہے، گھر کے باہر کھڑے ہو کر ذلیل و رُسوا کر رہا ہوتا ہے، دُکان، مکان، فیکٹری سب پر قبضہ کر کے فقیر و کنگال اور محتاج وقَلّاش کر کے بے گھر اور بے زَر کر رہا ہوتا ہے۔[1]

حدیثِ مبارکہ میں بھی سُود سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ: 275، 1 / 413، مکتبۃ المدینہ

www.dawateislami.net

نے ارشاد فرمایا: سات تباہ و برباد کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ سات چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شِرک کرنا (2) جادو کرنا (3) اُسے ناحق قتل کرنا کہ جس کا قتل کرنا اللہ پاک نے حرام کیا (4) سُود کھانا (5) یتیم کا مال کھانا (6) جنگ کے دوران مقابلہ کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا (7) اور پاکدامن، شادی شدہ، مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔[1]

فتاویٰ رضویہ میں ہے: بغیر سخت مجبوری کے جسے شَرع بھی مجبوری کہے، سُودی قرض لینا حرام ہے۔[2] بہارِ شریعت میں ہے: شریعتِ مُطَہَّرہ نے جس طرح سُود لینا حرام فرمایا (اسی طرح) سُود دینا بھی حرام کیا ہے، حدیثوں میں دونوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا کہ دونوں برابر ہیں، آج کل سُود کی اتنی کثرت ہے کہ قرضِ حَسَن جو بغیر سُودِی ہوتا ہے بہت کم پایا جاتا ہے، دولت والے کسی کو بغیر نفع روپیہ دینا نہیں چاہتے، اور اہلِ حاجَت اپنی حاجَت کے سامنے اس کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ سودی روپیہ لینے میں آخرت کا کتنا بڑا وَبَال ہے، اس سے بچنے کی کوشش کی جائے۔[3]

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ زرعی بینک سے قرض لینا جائز نہیں ہے، لہٰذا اس سے بچنا لازمی ہے۔

سوال: دوسرے کسان کی زمین کو رفتہ رفتہ کاٹ کر اپنی زمین میں شامل کر لینا کیسا؟

جواب: یہ بھی غَصَب ہے جو کہ گناہِ کبیرہ میں داخل ہے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

(1)...بخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالیٰ ان الذین یاکلون... الآیۃ، ص719، حدیث: 2766

(2)...فتاوی رضویہ، 17/304

(3)...بہار شریعت، 2/776، حصہ: 11

اِرشاد فرمایا: ”جو شخص ظلماً بالِشت بھر زمین لے گا، اللہ پاک اُسے اس بات کا پابند کرے گا کہ اِسے سات زمینوں کی تہ تک کھودے پھر وہ قیامت کے دن تک اس کا طَوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے۔[1] شارِحِ بُخاری حضرت علامہ اَحمد بن محمد قَسطَلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول ہے کہ اُس شخص کو زمین میں دَھنسا دیا جائے گا تو غصب کی ہوئی زمین اُس کی گردن میں طَوق (ہار) کی طرح ہوجائے گی۔[2] علّامہ عبدُ الرّؤف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فَیضُ القَدِیر میں فرماتے ہیں: اس کی گردن کو بڑا کردیا جائے گا یہاں تک وہ اُتنی ہوجائے یا یہ کہ اس شخص کو اس بات کا مُکلَّف بنایا جائے گا کہ وہ اس کا طَوق بنائے اور وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو گا تو اُس کو اس کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔[3] اور مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص خود سات تہ زمین تک بورنگ (Boring) کرے اور خود ہی اپنے گلے میں طوق بنا کر پہنے پھرے گا (یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے)۔[4]

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کا خلاصہ ہے: زمین غصب کرنے والا اللہ قہّار وجبّار کے غضب سے ڈرے، ایک یا دو من نہیں بلکہ بیس پچیس کلو مٹی کے ڈھیلے ہی گلے میں باندھ کر کچھ دیر کے لئے چلے اور پھر سوچے کہ اس شدید ظلم سے رُکنا آسان ہے یا قیامت کے دن حساب وکتاب ہونے تک ساتوں زمینوں کو کھود کر گلے میں

---

(1)...مسند امام احمد، مسند الشامیین، 7/254 حدیث: 18037، دار الکتب العلمیہ

(2)...ارشاد الساری، کتاب المظالم والغضب، باب اثم من ظلم...الخ، 4/525، تحت الحدیث: 2452

(3)...فیض القدیر، 2/5، تحت الحدیث: 1182

(4)...مرآۃ المناجیح، 4/324

لٹکائے رکھنا اور زمین میں دھنسا دیا جانا آسان ہے؟ وَالعیاذُ باللہ، واللہُ اَعلم (1)

پیارے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں دعوتِ اسلامی کسی احسانِ عظیم سے کم نہیں کہ اس پیارے دینی ماحول میں ہر فرد کو ہر کام شریعت کے مطابق کرنے کا ذہن بھی دیا جاتا ہے اور ہر طرح سے علمِ دِین سکھانے اور پھیلانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ کھیتی باڑی اور اس شعبہ سے وابستہ افراد بالخصوص دعوتِ اسلامی کے شعبہ "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ" سے منسلک ہو کر اپنی دنیاو آخرت سنوارنے کی کوشش کیجئے۔

اس کے لئے اپنے علاقے یا شہر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائیے، اپنے علاقے کے ذمہ داران کے ساتھ مل کر کھیتی باڑی سے وابستہ افراد میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوشش کیجئے اور ڈھیروں برکتیں حاصل کیجئے۔

اللہ پاک ہم سب کو خوب خوب خدمتِ دِین کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

مصروفیات کی وجہ سے نماز نہ چھوڑیں

کسانوں کی ایک تعداد ہے جو زمینوں، جانوروں یا دیگر کاموں میں مصروف رہ کر نمازیں ضائع کر دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ دنیاوی مصروفیات نماز چھوڑنے کا بہانہ نہیں بن سکتیں۔ جو شخص بغیر شرعی عذر کے ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے، وہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو یہ ذہن بنالینا چاہیے کہ کھانا پینا، کاروبار یا کھیتی باڑی سب مؤخّر ہو سکتے ہیں، مگر نماز نہیں۔ چاہے تھوڑا نقصان یا زحمت ہی کیوں نہ ہو نماز نہ چھوڑیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: "وقت پر نماز ادا کرنا اللہ پاک کا پسندیدہ ترین عمل ہے۔"

(بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتھا، ص200، حدیث:527، دار المعرفۃ، بیروت لبنان)

(1)... فتاویٰ رضویہ، 19/665

www.dawateislami.net

مخلوق کے نفع اٹھانے تک اجر و ثواب

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبیِ مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی گھر تعمیر کیا یا ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی فصل بوئی، جب تک اللہ پاک کی مخلوق میں سے کوئی ایک بھی اس سے فائدہ اٹھاتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا۔ (معجم کبیر، 8/ 481، حدیث: 16814)

ISBN 978-969-579-789-1
0109713

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net